Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اَلفَضلُ بیدِ اللّٰہِ یُؤتیہ مَن یَّشاءُ ؛ عَسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍؍
سہ ماہی ۶ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍
فی پرچہ ۱؍

۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۲۹ ھش | ۱۴ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۶

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۱۳ ماہ تبلیغ۔ محترم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ (مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم و مرزا منور احمد صاحب مرحوم کی والدہ) جو پے در پے صدمات سے پہلے ہی کمزور ہو چکی تھیں آج کل لائلپور میں شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

ہائیڈروجن بم کے نتائج انتہائی خطرناک ہونگے۔ سائنس دانوں کا انتباہ!

نیویارک ۱۳ فروری۔ مشہور سائنسدان آئن سٹین نے دنیا کو خبردار کیا ہے کہ ہائیڈروجن بم کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔ کل انہوں نے یہاں ایک تقریب کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہائیڈروجن بم فضا کو زہر آلود کر کے اس کرۂ ارض پر حیات کو ختم کر دے گا۔ اس موقعہ پر بین الاقوامی ایٹمی کنٹرول کمیشن کے سبکدوش ہونے والے صدر اور امریکہ کی ایٹمی کمیٹی کے موجودہ صدر نے بھی اسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سب نے بالاتفاق رائے اس خیال کا اظہار کیا کہ ہتھیاروں کے ذریعہ سلامتی حاصل کرنے کی کوشش فضول ہے یہ دوڑ دھوپ انسانیت کے لئے انتہائی مہلک ثابت ہوگی۔

وزیرِ اعظم پاکستان کی طرف سے کلکتہ کے فرقہ وارانہ فساد کی مذمت

کراچی ۱۳ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں نے کلکتے کے فرقہ وارانہ فساد کی شدید مذمت کرتے ہوئے آج ایک بیان میں حکومتہائے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کی اخباروں کے نام اس مشترکہ اپیل کی تائید کی ہے۔ جسمیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز شائع نہ کریں۔ جس سے عوام میں اشتعال پیدا ہو۔ آپ نے مشرقی بنگال کی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ امن قائم کرنے مجرموں کو سزا دینے اور اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں وہ جو قدم بھی اٹھائیگی۔ مرکزی حکومت اسبارے میں اسکی پوری مدد کرے گی۔ آپ نے اپنے بیان میں کلکتہ کے فرقہ وارانہ جنون کا شکار ہونے والے مسلمانوں کو بھی یقین دلایا ہے کہ ان کو اپنے گھروں میں دوبارہ آباد کرانے کے سلسلے میں ضروری انتظام کیا جائیگا اور اسبات کا بھی بندوبست ہوگا کہ وہ آئندہ بھی امن وامان اور سلامتی کیسا تھ رہ سکیں۔ مسٹر لیاقت علیخاں نے پنڈت نہرو کے اس بیان کو غلط قرار دیتے ہوئے کہ کلکتہ کا شدید فساد ڈھاکہ کی وارداتوں کا نتیجہ تھا بتایا ہے کہ کلکتہ شدید قسم کے فساد سے گھرا ہوا ہے۔ لوٹ مار اور آگ لگانے کا سلسلہ جاری ہے ہزاروں آدمی گھروں سے نکالے جا چکے ہیں اور مغربی بنگال سے پھر ہجرت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جو کچھ دہلی اور دوسرے مقامات میں ہو چکا ہے۔ اسی کا اعادہ ہم یہاں دیکھ رہے ہیں آپ نے مزید کہا کہ کلکتہ کے فساد کے نتیجے میں ڈھاکہ میں جو خفیف سا فساد رونما ہوا اسے مشرقی بنگال کی حکومت نے نہایت مستعدی کے ساتھ فوراً دبا دیا اور اب وہاں حالات کلی طور پر قابو میں ہیں۔ حکومت اقلیتوں کے جان و مال اور حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ذمہ دار ہے اور وہ اپنے اس فرض سے غافل نہیں ہے۔ آپ نے اپنے بیان [illegible]

پٹ سن کے مزید کوٹوں کا اعلان

کراچی ۱۳ فروری۔ حکومت پاکستان نے چھ دور ملکوں کے لئے پٹ سن کے مزید کوٹوں کی الاٹمنٹ کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ مغربی جرمنی کے لئے ۲۵ ہزار ٹن اٹلی کے لئے ۵ ہزار ٹن چیکوسلواکیہ کیلئے ۸ ہزار ٹن ڈنمارک اور برازیل کے لئے ایک ایک ہزار ٹن اور جنوبی افریقہ کے لئے ۵ ہزار ٹن کا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ پٹ سن ان تمام ملکوں کو اپریل کے آخر تک روانہ کر دیا جائے گا

نئے روسی سفیر کا تقرر

کراچی ۱۳ فروری۔ حکومت پاکستان مسٹر الگزنڈر جارجی وچ اسے سینکو کے پاکستان میں یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک کے پہلے سفیر خاص و مختار مقرر ہونے پر رضامند ہو گئی ہے۔

البانیہ سوویٹ بلاک سے الگ ہو جائیگا

لندن ۱۳ فروری (ریڈیو رپورٹ) یوگوسلاویا نے کومن فارم کے ممالک کے طیاروں کو اپنے علاقے پر پرواز کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے "اگر یہ صحیح ہے تو اس سے البانیہ اور سوویٹ یونین کے درمیان مواصلات کے لئے ایک ایسا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو کریملن اور مارشل ٹیٹو کے درمیان کشیدگی کو اور بھی بڑھا دے گا روس اور اسکی پیچھو ریاستوں سے رشتہ البانیہ کے بندھن کمزور پڑے ہوئے ہیں۔ اسکے پاس ہوائی جہاز چھوٹی چھوٹی بندرگاہیں ہیں اور صرف ایک ہوائی [illegible] ہے اور صورت یہ ہے کہ وہ چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرا ہوا ہے۔ اب روس سے بحری راستے کم ہیں۔ اور اگر ہوائی راستہ بھی بند ہو گیا۔ تو ایک محاصرہ کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ (ب۔ ا۔ س)

مختصر لیکن اہم

کیپ ٹاؤن ۱۳ فروری۔ بی بی سی کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تعلقات بہت بہتر ہو جائیں گے اس کی بڑی وجہ حکومت پاکستان کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے جنوبی افریقہ سے تجارتی گفت و شنید پھر شروع کرنے کے بارے میں کیا ہے۔

کراچی ۱۳ فروری اردن کی پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر مسٹر مولیناری پاکستان کا دورہ مکمل کر کے کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔ آج رات آپ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں وہ تحفے پیش کرینگے جو آپ اردن کے صدر کی طرف سے اپنے ساتھ لائے ہیں۔

کراچی ۱۳ فروری۔ سر آغا خاں نے آج صبح پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں سے ملاقات کی

شنگھائی ۱۳ فروری ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق نیشنلسٹ ہوائی جہازوں نے گذشتہ دنوں شنگھائی پر جو حملہ کیا تھا۔ اسکے نتیجے میں پانچ سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے اور پچاس ہزار سے زیادہ بے خانماں برباد ہوئے

کراچی ۱۳ فروری۔ مشہور پارسی لیڈر نوشیروان جی نے ہندوستانی اخباروں کی اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ پاکستان میں پارسیوں کو طرح طرح کی سختیاں سہنی پڑتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان میں پارسی آزاد شہریوں کی حیثیت سے پوری آزادی کے ساتھ رہتے سہتے ہیں۔

کراچی ۱۳ فروری۔ ترکی سے جو طالب علم ان دنوں پاکستان آئے ہوئے ہیں آج انہوں نے قائد اعظم کے مزار پر "پھول چڑھائے"

پولینڈ میں شدید فوجی سرگرمیاں

لندن ۱۳ فروری۔ موصول شدہ اطلاعات کے مطابق پولینڈ میں شدید فوجی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سال فوجی اخراجات دگنے کر دیئے گئے ہیں۔ پارلیمنٹ نے اپنی فوج کے لئے ۱۳ کروڑ پاؤنڈ کی ایک رقم اور سڑکوں اور فوجی عمارات کی تعمیر کے لئے مزید رقمیں منظور کی ہیں۔ (اسٹار)

سانپ کے زہر کا تریاق

لاہور ۱۳ فروری۔ پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ صحت نے سانپ کاٹے کے علاج کے لئے دوا مہیا کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ یہ دوا اب تمام اضلاع اور تحصیلات کے ہیڈ کوارٹرز کے شفاخانوں اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں کے دفاتر سے مفت مل سکتی ہے۔ نقسیم کے وقت انتظام میں کسی قدر خلل واقع ہونے کے باعث اس دوا کے حصول میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو

چین کی اشتراکی فوجیں اس ہفتے تبت پر حملہ کر دینگی؟

لندن ۱۳ فروری۔ "سنڈے ڈسپیچ" کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ ماؤزے تنگ کی "آزاد کرانے والی" چین کی اشتراکی فوج اگر موسمی حالات موافق ہوئے۔ اسی ہفتہ تبت کے خلاف کارروائی شروع کر دے گی۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ دلائی لامہ کی مدد کی اپیل کامیاب رہے گی۔ اور اشتراکی حملہ آور غالباً جلد ہی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعر مشرق ترجمان حقیقت ڈاکٹر سر محمد اقبال

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر ترجمہ مولانا ظفر علی خان)

موجودہ زمانے میں اسی نظریہ کی مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اغلباً عصر جدید کے ہندوستانی مسلمانوں میں سب سے بڑے عمیق اور دقیق نظر دینی مفکر ہیں از سر نو نمائندگی کی ہے۔ (رسالہ انڈین اینٹی کویری جلد ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳۷-۲۴۶)

مولانا عبد اللہ العمادی مدیر اخبار وکیل

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ . . . . . دنیا سے اٹھ گیا۔ . . . مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے" (تاثرات صفحہ ۱۲)

رئیس الاحرار مولانا محمد علی خان کا مرید

ناشکرگزاری ہو گی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں یہ حضرات اس وقت تک اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہو گا۔"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

شمس العلماء سید میر حسن صاحب سیالکوٹی استاد ڈاکٹر اقبال

حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں جو اس عاصی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے۔ عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے۔ تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے۔ زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع و خضوع سے تلاوت کرتے تھے۔ کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسے اہلکاروں کے پاس جاتے ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی آجایا کرتے تھے۔ اسی عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل الدین نام کو جو فی الجملہ محلہ میں موقر تھا۔ آپ بلا کر فرماتے۔ میاں فضل الدین ان لوگوں کو سمجھا دو۔ کہ یہاں نہ آیا کریں۔ نہ اپنا وقت ضائع کیا کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کیا کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل الدین ان لوگوں کو نکال دیتے۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول)

افسوس! ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں۔ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء)

مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب

آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب

. . . .

اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔ (فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۶)

منشی سراج الدین صاحب والد ماجد مولوی ظفر علی خان صاحب

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء، ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲، ۲۳ سال ہو گی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوانی میں بھی آپ نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔

۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان دیا۔ اور ہم ان خریداروں میں سے تھے۔ (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

مولوی ظفر علی خان صاحب آف "زمیندار"

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ ڈیکاٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی خرافات و اہیات (؟) پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔"

(اخبار زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

نوٹ: اگر مولوی ظفر علی خان صاحب یہ دو لفظ نہ فرماتے تو لطف ہی کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے جذب روحانی نے اتنے بڑے مخالف کی نگاہ کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ٭ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم (مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۱۴ فروری ۱۹۵۰ء

ضرورت ہے ٹھوس کام کی

اب دنیا جبکہ بدل گئی ہے۔ اور مسلمان محض بڑے بڑے زبانی دعاوی سنکر متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ ٹھوس کام کو دیکھتے ہیں۔ اور ان کو پتہ چل گیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ان کے راہ نما بنتے تھے۔ انہوں نے ہر موقعہ پر ہر بہانے سے کروڑوں روپیہ ان سے لے کر اپنی ذاتی اغراض میں صرف کر دیا۔ اور قوم کا کچھ بھی نہیں بنایا۔ کبھی کوئی سوانگ بھرا اور کبھی کوئی۔ خدمت اسلام کے نام پر بیچاری سیدھی سادھی اور اسلام کی شیدائی خواتین کے زیور تک اتروا لئے اور منوں چاندی اور سیروں سونا جمع کر کے ہضم کر گئے اور ڈکار تک نہ لیا۔ یہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بارہا ایسا کیا گیا۔ اور ہر بار ایک نیا بہانہ تراش کر ایک نیا مقصد بنا کر چندہ لیا اور کھا گئے اور جب کسی نے حساب پوچھا تو جواب دیا۔ کہ جہاد کے معاملہ میں حساب کتاب کیا۔ ہاں اب جبکہ مسلمان ان تمام ہتھکنڈوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اور بار بار کے تجربہ سے ان بڑے بڑے لسان لیڈروں کی کنہ پہچان گئے ہیں۔ اور ان کو دیکھتے ہی ہر مسلمان پکارنے لگتا ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اس عالم میں ان تمام مسلمانوں کی نگاہ اب ایک چھوٹی سی جماعت کی طرف اٹھتی ہے جس نے نہ چندوں کے لئے عوام کے آگے جھولیاں بچھائیں۔ نہ بلند بانگ دعاوی کئے۔ نہ شہر بشہر بڑی بڑی کانفرنسیں کیں۔ نہ بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو ہو کر دھواں دھار تقریریں اچھالیں نہ غریب معصوم بھولی بھالی خواتین کے کانوں سے سونے چاندی کی بالیاں اتروائیں۔ بلکہ اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ کاٹ کر کوڑی کوڑی جمع کر کے تبلیغ اسلام کی ایک جد و جہد میں خاموشی کے ساتھ لگی رہی۔ اور اپنی کمزوری اور اپنی کم تعدادی۔ اپنی بے بضاعتی اور بے بساطی کے باوجود اسلام کے لئے اتنا بڑا جہاد کیا کہ ایک طرف تو بڑے بڑے دعاوی کرنے والے حسد سے آگ بھبوکا ہو کر رہ گئے۔ اور دوسری طرف کروڑ ہا سنجیدہ طبع نیک خو مسلمان سوچنے لگے ہیں۔ کہ ہماری جیبیں خالی کرنے والوں کا تو کوئی کام نظر نہیں آتا۔ وہ لوگ جو ہمیں کہتے تھے کہ اتنے لاکھ روپیہ کردو۔ تو ہم یہ کر دیں گے۔ اور اتنے کروڑ لاؤ تو وہ بنا دیں گے۔ آج دیکھتے ہیں کہ ان کی تقریریں تو ہواؤں میں اڑ رہی ہیں ان کے الفاظ تو کانوں میں گونج رہے ہیں۔ ان کے جوش دلانے پر نوجوانوں نے جو اپنا خون بہایا تھا۔ وہ خون تو ان کے دامنوں پر بے شک جھلک رہا ہے۔ لیکن وہ کام جس کے لئے لاکھوں کروڑوں روپیہ انہوں نے لیا۔ جس کے لئے نوجوانوں کا خون بے دریغ بہایا وہ کہیں نظر نہیں آتا۔

اب مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ وہ اب ان نرے الفاظ لڑھکانے والوں کے فریب میں نہیں آسکتے۔ بار بار کے تجربہ نے انہیں بیدار کر دیا ہے۔ وہ تو اب ٹھوس کام دیکھنے کے متمنی ہیں۔ اور ٹھوس کام ان کو جماعت احمدیہ کے سوا کہیں نظر نہیں آتا۔

اب وہ دیکھ رہے ہیں کہ صرف یہی چھوٹی سی جماعت ہے جو ٹھوس کام کر رہی ہے۔ اور لگاتار کر رہی ہے۔ دشمنوں کی سخت سے سخت مخالفت کے باوجود کر رہی ہے۔ حمایت اسلام کے بلند بانگ دعاوی کرنے والوں کا ایڑی سے چوٹی تک زور لگانے کے باوجود کر رہی ہے یہاں تک کہ ایک طرف تو ان واویلا کرنے والوں سے چومکھی لڑ رہی ہے۔ اور دوسری طرف اس نے دنیا کے کناروں پر توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ اور دنیا کی بیسیوں زبانوں میں اسلام کی الکتاب قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ اور اسلام کی صداقتوں کو تمام اقوام عالم کے گھروں تک پہونچا دیا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ سینکڑوں احمدی نوجوان گھر بار چھوڑ چھاڑ کر ایک طرف افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں اذانیں دے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف مغرب کی پر بہار وادیوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کر رہے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے ایک طرف تو غریبوں کی جھونپڑیوں کو کلام اللہ کے نغمہ سرمدی سے گونجا دیا ہے تو دوسری طرف بڑے بڑے باجبروت بادشاہوں کے ایوانوں میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر رہی ہے یہی نہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ جہاں یہ جماعت دین اسلام کی حمایت میں دور دور جزائر اور مشرق و مغرب کے ممالک میں عیسائیوں اور دہریوں سے جنگ کر رہی ہے۔ وہ اپنے وطن میں بھی اسلامی اخلاق کا معیار قائم کر رہی ہے۔ جہاں چوہدری ظفر اللہ خان اقوام متحدہ کی انجمن میں اسلامی اخلاق کا اعلےٰ نمونہ دکھا کر تمام دنیا کے سیاست دانوں سے خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔ وہاں خود اپنے وطن کے سرکاری محکموں میں جماعت احمدیہ کے افراد اخلاق۔ دیانت۔ محنت۔ جفاکشی کا مجسمہ بنکر اس نوزائیدہ وطن اسلام کی بنیاد کو محکم کر رہے ہیں۔ پھر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ نہ صرف سرکاری محکموں میں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں ملکی تجارت۔ ملکی صنعت ملکی اقتصادیات الغرض ہر دوڑ دھوپ میں جو کسی ملک کے لئے باعث افتخار اور وجہ استحکام ہو سکتی ہے سب میں احمدی نوجوان خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

نہیں یہی نہیں بلکہ اب ہر ذہین نیک اور صالح نوجوان جو محنتی ہے اور دیانت سے کام کرتا ہے احمدیت سے بے حد متاثر ہے۔ اور احمدیت کا جگری دشمن عنایت اللہ سوہدروی تک یہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ قیام پاکستان کے دو سال کے اندر اندر دو ہزار ایسے ذہین اور قابل نوجوان احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ حقیقت اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ مسلمان ٹھوس کام چاہتے ہیں۔ وہ محض لفظی شور و شر اور زبانی جمع خرچ کی حقیقت جان چکے ہیں۔ اب وہ ہر ایسے لیڈر سے جو لفظوں کے ہوائی قلعے ہی تیار کرنا جانتا ہے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھتے ہیں۔

بیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

افتراق پسند اخباروں کی افترا طرازیوں کو اب پرپشہ کے برابر بھی وقعت نہیں۔ اور نہ دھواں دھار تقریروں سے لوگوں کو اکسانے والے لیکچراروں کی تقریریں ان پر اب اثر کرتی ہیں۔ ہر مسلمان ان سے اب تو یہی سوال کرتا ہے۔ کہ تمہاری "ختم نبوت" پر تقریریں سنیں۔ تمہاری جھوٹی خود تراشیدہ خبریں پڑھیں۔ تمہاری اشتعال انگیزیاں اور الزام تراشیاں ملاحظہ کریں۔

یا تمہارا عمل دیکھیں

ہر مسلمان ان سے یہی سوال کرتا ہے۔ کہ لاؤ جماعت احمدیہ کے مقابل کوئی ٹھوس کام اپنا دکھاؤ۔ جو تم نے کیا ہے۔ ہر لکھا پڑھا فہمیدہ مسلمان ان سے کہتا ہے۔ وہ دن گئے جب تم احمدیوں پر یہ اتہام لگا کر کہ وہ انبیاء علیہم السلام صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی توہین کرتے ہیں۔ ہمیں بہکا لیا کرتے تھے۔ وہ دن گئے جب تم ان پر یہ بہتان باندھ کر کہ وہ مکہ اور مدینہ کی ہتک کرتے ہیں۔ ہمیں غلط فہمی میں ڈال کر ان کے خلاف اکسا لیا کرتے تھے۔ وہ دن گئے جب تم ان پر طرح طرح کی افترائیں تراش کر ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ہاں اب وہ دن نہیں رہے کہ ہم سوقیانہ نظمیں پڑھ کر یا بازاری تقریریں سنکر اچھل پڑیں۔ ہمیں ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یہ صرف تمام جھوٹے افسانے تھے اور بے بود باتیں جن کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم کوہلو کے بیل کی طرح ایک ہی دائرے میں گھومتے رہے ہو۔ تمہاری پھلجھڑیاں شب برات کی طفلانہ پھلجھڑیوں سے بھی زیادہ ناپائدار ثابت ہوئی ہیں۔ اب یہ ہمیں نہیں بہکا سکتیں۔ ہم تو ٹھوس کام دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی ٹھوس کام تم سے بسر آیا ہے۔ تو دکھاؤ وہ کیا ہے؟

ہر مسلمان ان سے کہتا ہے کہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ ہر احمدی دل و جان سے اسلام کا فدائی ہے۔ دل و جان سے حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا شیدائی ہے۔ دل و جان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و تکریم کرتا ہے۔ اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنا اپنی زندگی کے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ دین اور دنیا دونوں میں وہ سبقت لے گئے ہیں۔ وہ نہ صرف اشاعت اسلام کے لئے ٹھوس کام کر رہے ہیں بلکہ استحکام پاکستان کے لئے بھی ٹھوس کام کر رہے ہیں۔ الغرض وہ زندگی کی ہر دوڑ میں ٹھوس کام کر رہے ہیں۔ اور ہم تو اب صرف ٹھوس کام دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر دشمنان احمدیت کے پاس ویسا نہیں اس سے ہزارواں حصہ بھی ٹھوس کام ہے۔ تو ہمیں دکھایا جائے۔ ہمیں دکھایا جائے کہ جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ ہم نے دیئے ہماری ماؤں بہنوں اور بیویوں نے جو اپنے زیور اتار اتار کر دیئے۔ ان سے کیا کیا کام کیا گیا۔ وہ کام کہاں ہے ہمیں دکھایا جائے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلحدیث خود اقلیت کے حامی ہیں

(از محمد عبد الحق امرتسری گنج مغلپورہ)

(اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۰ء میں ایک نوٹ بعنوان "مرزائی خود اقلیت کے حامی ہیں" شائع ہوا ہے۔ جس میں "الفضل" ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء سے ایک اقتباس نقل کیا ہے جو یہ ہے:-

"میں نے اپنے ایک نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا۔ کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا۔ کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح ان کے علیحدہ حقوق تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کرو۔ اس کے مقابلہ پر دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔"

مذکورہ بالا اقتباس لکھ کر آگے لکھا ہے:-

"پس ان دہیں حالات جبکہ مرزائی بھی اقلیت میں آنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ۱۹۴۶ء سے یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ آج ان کی خواہش کو پورا نہ کر دیا جائے۔"

(اہلحدیث ۸ جنوری ۱۹۵۰ء صفحہ ۳ کالم ۲)

الفضل کی پیش کردہ عبارت میں کسی جگہ نہیں لکھا۔ کہ احمدی اقلیت میں ہیں۔ اس لئے ہمارے حقوق تسلیم کئے جائیں۔ بلکہ یہ لکھا ہے۔ کہ جس طرح پارسی اور عیسائی مذہبی فرقے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی مذہبی فرقہ ہیں۔ اور اسکی تصدیق خود اہلحدیث کر چکے ہیں۔ کہ احمدی دوسری مسلمان جماعتوں کی طرح ایک فرقہ ہیں اور اہلحدیث اقلیت میں ہیں۔ چنانچہ احمدیوں کو مسلمان جماعتوں میں شمار کرتے ہوئے اہلحدیث جماعت کو الگ اقلیت قرار دیا ہے۔ لکھا ہے:-

"لکھنؤ میں جب آل مسلم کانفرنس ہوتی ہے۔ تو لیگ شیعہ بھی علاوہ دیوبندی۔ بریلوی۔ قادیانی جماعتوں کے مدعو کی جاتی ہے۔ الہ آباد میں جبکہ اتحاد کانفرنس ہوئی ہے۔ قادیانی حضرات کی جماعت موجود ہے۔ ...... کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ لکھنؤ یا الہ آباد کی کانفرنسوں میں کوئی جماعت اہلحدیث کا نمائندہ بلایا گیا۔ یا شریک ہوا؟ کوئی نہیں۔ اور کیسے کوئی بلاوے۔ جبکہ اہلحدیث کا کوئی وجود ہی نہیں۔ .... دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس لندن میں ہو رہی تھی۔ اس لئے اس کے لئے کوشش کی۔ کہ اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے بھی وزیر اعظم صاحب۔ مہاتما گاندھی و ہز ہائی نس آغا خان سے بذریعہ تار استدعا کی جائے۔ کہ ہماری جماعت اہلحدیث بھی اقلیت میں ہے۔ اس کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۷ کالم ۲ و ۳)

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ دیوبندی۔ بریلوی۔ قادیانی خالص اسلامی جماعتیں ہیں۔ اس لئے آل مسلم کانفرنس میں ان کو بلایا گیا۔ اور خط کشیدہ الفاظ صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اہلحدیث اقلیت میں ہیں۔ اور وہ مسلمانوں سے نہیں ہیں۔ اس لئے اہلحدیث نے انگریز وزیر اعظم اور ہندوستانی لیڈروں سے بذریعہ تار استدعا کی تھی۔ کہ ان کے حقوق کا بھی خیال رکھا جائے۔ پس جبکہ اہلحدیث بھی اقلیت میں آنے کو تیار رہیں۔ اور ۱۹۳۲ء سے یہ خواہش رکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ آج ان کی خواہش کو پورا نہ کر دیا جائے۔

۳۔ احراری تیس مار خاں اٹھتا ہے۔ خائب و خاسر رہنے والے عدد اور صداقت و دشمنانِ احمدیت بابو پیر بخش صاحب لاہوری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کتابوں سے فرسودہ اعتراضات اور غیر مکمل عبارات نقل کر کے ایک رسالہ یا اشتہار یا مضمون شائع کر دیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے۔ کہ گویا وہ بھی رنجیت سنگھ کی طرح "شیر پنجاب" یا برعم خویش "فاتح قادیان" بن گیا ہے۔ کیا ان کے علماء کو اپنے عقائد حیات مسیح و نزول عیسیٰ علیہ السلام و ظہور مہدی خونی کی تائید میں قرآن پاک کی ساڑھے چھ ہزار آیات میں سے کوئی آیت نہیں ملتی۔ یہ وہ عقائد تھے۔ جن پر ان کے دو سو اکابر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فتویٰ کفر لگایا تھا۔ یا تو یہ باطل پر ہیں۔ یا ان کے اکابر باطل پر تھے۔ ہم ان کو ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ ارجعوا الی القرآن۔ قرآن پاک کی طرف آؤ۔ اور تمام اختلافی امور یعنی وفات حیات مسیح ۲ نزول عیسیٰ علیہ السلام۔ ۳ صداقت دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ۴ اجراء و لقائے نبوت غیر تشریعی در خیر الامم امت محمدیہ کا فیصلہ قرآن پاک کی روشنی میں کر لو۔ اگر تم محض محرف مبدل عبارتیں لکھ لکھ کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہو۔ تو تم ہرگز کامیاب نہ ہو گے۔ کیونکہ قرآن پاک میں قرآن پاک کے فیصلہ کو نہ ماننے والوں کو کافر ظالم اور فاسق قرار دیا گیا ہے۔ اب یا تو تم کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون۔ (۲) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون۔ (۳) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون ظالم اور فاسق بننا پڑے گا۔ یا سیدھے طریقہ سے تحقیق کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ دونوں میں سے جو راستہ چاہو۔ اختیار کر لو۔

فدایانِ سلسلہ حقہ سے خطاب

لوہا گرم ہے اس سے کارآمد ہتھیار بنالو

(از ابو محمد مفلح صاحب لاہور)

احرار پارٹی کی طرف سے سلسلہ حقہ الٰہیہ کے خلاف جو اندھا دھند مخالفت کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ہزارہا سعید روحوں کو سلسلہ حقہ کی تحقیق و تفحص کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ اور ایسے طالبانِ حق و جویانِ صداقت ہر روز احباب جماعت کے پاس آتے رہتے ہیں۔ اسی تحریک کے ماتحت دوسرے مقامات کی صداقت پسند ارواح میں بھی لازمی طور پر ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ احباب جماعت و مخلصین سلسلہ کو چاہیئے۔ کہ اس سے تبلیغی فوائد حاصل کریں۔ اور اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے کماحقہ استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور جس طرح ایران کے آتش پرست بادشاہ نے مٹی کے بورے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے حوالے کر کے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ میں نے ان کو سر دربار ذلیل کر دیا ہے۔ اور صحابہ کرام رضؓ نے ان مٹی کے بوروں کو ایران کی سرزمین کے فتح ہو جانے کی نیک فال لیتے کیا تھا۔ بعینہٖ اسی اسوہ صحابہ رضؓ کے ماتحت احرار کی مخالفت کو ان کی آخری ہچکی تصور کرتے ہوئے اس سے پورا پورا تبلیغی فائدہ حاصل کریں۔

احرار کے اخبارات۔ رسائل۔ پمفلٹ اور اشتہارات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی عبارات کو محرف و مبدل کر کے اور سیاق و سباق میں کانٹ چھانٹ اور کتر و بیونت اور قطع و برید کے بعد پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح کی کارروائی کو ان کے پیران بھی جہاد اکبر تصور کرتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ خود حاسدین کی خیانت آمیز کارروائیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے سلسلہ کے اس لٹریچر کو بغور مطالعہ کریں۔ جس میں ان فرسودہ اعتراضات کے صدہا بار مسکت و مبسوط جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ تاکہ طالبانِ حق اور جویانِ صداقت کی صحیح راہنمائی کی جا سکے۔ احراریوں کے خلاف قرآن کریم خلاف حدیث نبوی اعتراضات کے جواب مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں۔ (۱) تفہیمات ربانیہ مولفہ مولانا ابو العطاء صاحب (۲) چشمہ عرفان مولفہ مولانا محمد یعقوب و مولانا علی محمد صاحب اجمیری۔ (۳) روئیداد مقدمہ بہاولپور مولفہ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ (۴) اظہار الحق مولفہ مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی۔ (۵) ہمارا مذہب مولفہ مولانا علی محمد صاحب فاضل اجمیری (۶) برق احمدیت مولفہ آغا عبد العزیز صاحب (۷) کتاب مولفہ مولانا ابو العطاء صاحب بجواب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری (۸) کتاب مولفہ سید بشارت احمد صاحب بجواب الیاس صاحب برنی۔ (۹) آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا از مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری (۱۰) احمدیہ تبلیغی نوٹ بک مولفہ جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم۔ (۱۱) راہنمائے تبلیغ مولفہ سید محمد طفیل صاحب وغیرہ

سب سے ضروری چیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرات خلفائے سلسلہ کی تصنیفات کا مطالعہ ہے۔ تاکہ واقفیت وسیع ہو کر مخالفین کی خائنانہ کارستانیوں کا کماحقہ علم ہو سکے۔ لاہور کے احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں کوئی نیک دل طالب حق ہے۔ اسے حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ تک پہنچا دیں۔ یا پھر مولانا عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ کے پاس لے جاویں۔ کیونکہ جناب مولانا عبد الغفور صاحب سلسلہ کی تبلیغی و تربیتی خدمات کی وجہ سے لاہور سے باہر بھی جاتے آتے رہتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ نہ مل سکیں۔ تو حضرت حافظ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ تک ایسے تمام محقق طالبانِ حق کو ضرور پہنچایا جائے۔ حضرت حافظ صاحب کے پاس اب تک بیسیوں طالبانِ حق و جویانِ صداقت آ چکے ہیں۔ اور جب حضرت حافظ صاحب ان کو "احراری بلبلوں" کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل کتب سے پوری عبارات اور حوالہ جات کا سیاق و سباق نکال کر دکھلاتے ہیں۔ تو وہ حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ اور احرار کی دیانت و امانت پر ماتم کرتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں۔ اور ایسے تمام صداقت پسند لوگ حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں بار بار حاضر ہو کر اپنے شکوک کا ازالہ کرواتے رہتے ہیں۔ اور احراری مخالفت کے بعد ایسے طالبانِ حق کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ دوسرے مقامات کے احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس مخالفت کو غنیمت تصور فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یعنی جھوٹوں پر خدا تعالےٰ کی لعنت پڑتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ الصدق ینجی والکذب یھلک کہ سچ سے انسان نجات پاتا ہے۔ اور جھوٹ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ احرار پارٹی نے اپنی مخالفت سلسلہ کی بنیاد جھوٹ پر رکھی ہے۔ وہ قیامت تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کی مخالفت کا دارومدار بعض محرف و مبدل عبارتوں کے حوالوں پر ہے۔ اگر وہ سچے ہیں۔ تو کیوں قرآن کریم اور حدیث شریف پیش نہیں کرتے۔ جہاں جہاں دیکھو گے یہی پاؤ گے کہ جو

(باقی)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ سے ہالینڈ میں اسلام کی تبلیغ

ڈچ زبان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت شائع کرنے کا اہتمام۔ نومسلمین کا قابل قدر اخلاص۔ ملاقاتوں اور جلسوں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب واقف زندگی)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کا کام حسب معمول جاری ہے۔ اور یہ امر خوشی کا موجب ہے۔ کہ یہ کام دن بدن ترقی پذیر ہے۔ تقسیم لٹریچر۔ انفرادی ملاقاتیں۔ خط و کتابت۔ تبلیغی اجلاس اور دیگر امور تبلیغ کو حسب توفیق انجام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

ملاقاتیں:۔ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی اور وسعت کے ساتھ جاری رہا۔ بہت سے احباب مشن ہاؤس میں ملنے کے لئے تشریف لائے۔ اور بعض خاص ملاقاتیں خود حاضر ہو کر انجام دیں۔ ان میں سے ایک قابل ذکر جاوا کے ایک ایجنٹ سے ملاقات ہے۔ آپ بڑی محبت اور ہمدردی سے ملے۔ اور اپنی حتی المقدور امداد کو مشن کے لئے پیش کیا۔ اور نیز خواہش ظاہر کی۔ کہ اگر آئندہ سال موقع ملا۔ تو وہ ہمارے پاکستان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی کوشش فرمائیں گے۔ ان کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں میں مسٹر کرنر اور مسٹر لیون اور ریورنڈ ڈاکٹر تراڈ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

انفرادی ملاقاتوں کے سلسلہ میں برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر کی مساعی قابل قدر ہیں۔

تربیتی اجلاس

کچھ عرصہ سے مشن ہاؤس میں ہفتہ وار تربیتی اجلاسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس اجلاس میں اوسط حاضری ۷-۸ افراد ہوتی ہے۔ جس میں احمدی افراد کے علاوہ زیر تبلیغ احباب کو شمولیت کا موقع دیا جاتا ہے۔ اسلامی مختلف مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ اور درس تدریس کا سلسلہ کوئی ۳-۱/۲ گھنٹہ تک جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

احمدی احباب

ہمارے احمدی بھائی مسٹر انور لعد رشیدہ نماز کے عربی اسباق میں مصروف رہے۔ یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ آپ اپنے اخلاص میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ ہماری بہن ناصرہ زہرمان مشن کے امور میں بہت معاونت فرماتی ہیں۔ اور ہر وقت اس کام کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح حیات ڈچ زبان میں شائع کرنے کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں۔ اسی ضمن میں موصوفہ نہایت اخلاص سے کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت قبول فرمائے۔ آمین۔

تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۴ر دسمبر کو ایک خاص جلسہ کراؤن ہوٹل میں مسٹر کرنر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا اعلان اخبار مقامی کے ذریعہ بھی کیا گیا۔ اور انفرادی رنگ کے دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کارروائی کامیابی سے انجام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ میں برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر۔ مسز ناصرہ زہرمان۔ مسٹر لیون اور مسٹر انور نے تقاریر کیں۔

کرسمس اور سال نو

دسمبر کے آخری عشرہ میں کرسمس کا موقع اور سال نو کی آمد خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور یہاں کے لوگ نہایت اہتمام سے انہیں مناتے ہیں۔ اور ایسے مواقع پر مبارکباد کے پیغامات کو نہایت مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنے متعارف حلقہ میں ہم نے بھی مبارکباد کے پیغامات ارسال کئے۔ نیز سال نو کی آمد پر ایک خاص اہتمام یہ کیا۔ کہ اس موقعہ کے مناسب حال ایک پیغام شائع کیا گیا۔ جو پانچ صد واقفکار اور چیدہ احباب کی خدمت میں روانہ کیا گیا مرسل علیہم میں یہاں کے تمام مستشرقین۔ مشہور الیوسی ایشنز۔ مقامی اخبارات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پیغام سفید کاغذ پر سبز رنگ میں مرقوم تھا۔ اور صفحہ کے اوپر ایک طرف طلوع آفتاب کا خاکہ اور اور دوسری طرف منارۃ المسیح اور ہلال کے اندر ستارہ کا خاکہ ایک گول دائرہ میں بنایا گیا۔ یہ پیغام گویا محبت اور امن کا پیغام تھا۔ جس کا اثر بھی اچھے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور بہت امید افزا جواب لایا۔

متفرق

(۱) اسی ماہ بعض خاص امور کی انجام دہی کے لئے ۳ سفر لائیڈن۔ ایمسٹرڈم۔ اور روٹرڈم کے پیش آئے۔ (۲) پچاس کی تعداد میں کتاب اسلام ڈچ کی اشاعت روانہ کی گئی۔ علاوہ ازیں کچھ لٹریچر مقامی طور پر ہالینڈ میں تقسیم کیا گیا۔ (۳) یہاں کی بعض سوسائٹیز اور مجالس میں بعض اوقات شرکت کے مواقع میسر آئے۔

(۴) نیز حسب معمول تبلیغی خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ دسمبر کے آخری ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر کی پاکستان واپسی کے متعلق موصول ہوا۔ چنانچہ برادرم موصوف نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ آپ قریباً ۱۱/۲ سال کے بعد واپس جا رہے ہیں خدا تعالیٰ آپ کا سفر اور پاکستان کا قیام خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ آپ نے یہ چار سال کا عرصہ ۳ مختلف ممالک انگلستان۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں گزارا۔ اور اس عرصہ میں ملکی حالات کے گہرے مطالعہ کے علاوہ ان ممالک کی زبانوں کو بھی نہایت تندہی اور خوبی سے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو سلسلہ کے لئے ایک مفید وجود بنائے۔ آمین۔

بالآخر بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں اور خامیوں کو دور فرما دے۔ اور ایمان اور اخلاص کے ساتھ خدمت اسلام کی باحسن وجوہ توفیق عطا فرما وے۔ آمین۔

ربوہ میں جلد مکان تعمیر کرنے والے دوست توجہ فرمائیں

ربوہ دار الہجرت میں جلد الاٹمنٹ کئے جانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ چونکہ پہلے نقشہ میں چند غلطیاں تھیں۔ اس لئے ربوہ کا نقشہ دوبارہ شائع کیا جا چکا ہے۔ احباب اپنی پسند سے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ اس وقت تک بہت تھوڑے احباب کی طرف سے مطلوبہ اطلاعات ملی ہیں۔ اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اعلان شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۹ر فروری ۱۹۵۰ء کے مطابق جو احباب اپنی زمین کسی رشتہ دار کے ساتھ ملانا چاہیں۔ یا کسی خاص محلے میں الاٹ کروانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد اطلاع دیں۔ ۲۸ر فروری تک ایسی اطلاعات کا انتظار کیا جائے گا۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ قطعات کی الاٹمنٹ شروع کر دی جائے گی۔ لیکن جو دوست فوری طور پر مکان تعمیر کرانے کے خواہشمند ہوں۔ ان کی اطلاع آنے پر ان کے لئے قطعہ فوراً الاٹ کر دیا جائیگا۔

(عبد الرشید قریشی اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

مخیر احباب سے درخواست اور یاد دہانی

اس سال بعض غیر معمولی دقتوں کے ماتحت وظائف کمیٹی کی منظوری اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بعض اساتذہ جامعہ و مدرسہ نے طلبہ کے لئے مختلف مخیر احباب سے وظائف کی رقوم اور وعدے حاصل کئے تھے۔ ان وعدہ جات کی فوری وصولی اشد ضروری ہے۔ کیونکہ مد وظائف میں روپیہ کی قلت کے باعث طلباء کو ابھی تک جنوری کے وظائف نہیں ملے۔ جس وجہ سے ہمیں اور طلباء کو سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ اس لئے میں پھر ایک مرتبہ ان مخیر دوستوں کو یاد دہانی کراتا ہوں۔ جنہوں نے اس کار خیر میں رقوم کے وعدے فرمائے ہیں۔ کہ وہ بہت جلد اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مد وظائف مدرسہ احمدیہ میں ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اس وصولی کے لئے مختلف جماعتوں میں دورہ پر بھی بھجوائے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ سکرٹری صاحبان مال جو رقوم اس سلسلہ میں بھجوائیں۔ اس کی ماموار مجھے بھی اطلاع فرما دیں۔ تاکہ حساب مکمل رہ سکے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ)

تاریخہائے جلسہ سالانہ کی تبدیلی کے بارہ میں مشورہ مطلوب ہے

احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک سے ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر چلی آتی ہیں۔ ان ایام میں کرسمس کی تعطیلات کی وجہ سے احباب کو شمولیت میں آسانی تھی۔

اب کرسمس کی رخصتیں ۲۴ر-۲۵ر دسمبر مقرر ہوتی ہیں۔ اور ۲۶ر دسمبر قائد اعظم کی ولادت کی رخصت ہوگی۔ اس لئے دوستوں سے مشورہ مطلوب ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے کونسی تاریخیں مناسب اور موزوں ہونگی۔ چونکہ اس معاملہ کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا ہے۔ اس لئے جلد از جلد احباب اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے؟

(از محمود احمد صاحب میرپوری مدرسہ احمدیہ احمد نگر)

غیر مذاہب کے لوگوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا ہے۔ جس میں فیصلہ کن طاقت۔ پہلے بھی تلوار تھی اور اب بھی تلوار ہے۔ حالانکہ اسلام کے خلاف یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے اور خالی از حقیقت ہے۔ اسلام علی الاعلان یہ کہتا ہے کہ "لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی" (البقرہ رکوع ۳۴) دین کے متعلق جبر بالکل ناجائز ہے۔ مذہب کی غرض تزکیہ قلوب ہے اسلام یقیناً انسان کو بہیمیت اور حیوانیت سے چھڑا کر با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگر اندرونی اصلاح نہ ہو۔ دل پاک وصاف نہ ہوں سینہ نور الٰہی سے منور نہ ہو تو کوئی حربہ کارگر نہیں ہو سکتا ہزار قانونی دباؤ عمل میں لایا جائے ہزاروں تلواریں سونتی جائیں مگر اندرونی اصلاح کے بغیر تزکیہ قلوب ناممکن ہے قرآن کریم کا یہ خاصہ ہے کہ اگر وہ کوئی دعویٰ پیش کرتا ہے۔ تو اس پر کوئی دلیل بھی پیش کرتا ہے۔ چنانچہ "لا اکراہ فی الدین" کے ساتھ ہی فرمایا۔ قد تبین الرشد من الغی۔ کہ اسلام میں جبر اس لئے جائز نہیں کہ ہدایت ضلالت سے ممتاز ہو چکی ہے۔ اور ہدایت اور ضلالت کھلی کھلی چیزیں ہیں۔ اور ہر عقلمند انسان جو تحمل مزاجی سے غور و فکر کرے گا۔ وہ ہدایت کو پالے گا۔ قرآن شریف نے اپنا دعویٰ لا اکراہ فی الدین کو ثابت کرنے کے لئے ایک واضح اور عام دلیل پیش کی ہے۔ جس کو ہر ذی شعور انسان سمجھ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جبر کرنے کی ضرورت اسی جگہ پیش آتی ہے۔ جہاں کوئی تعلیم ناقص اور نامکمل ہو اور اپنی خوبی کے زور سے لوگوں کے دلوں میں گھر نہ کر سکے۔ لیکن قرآن کریم کی تعلیم تو سبحان اللہ ایسی واضح اور بین اور روشن ہے کہ انسان ذرا تدبر اور تفکر سے کام لے۔ تو حقیقت کو فوراً پا لیتا ہے اور اس کو منوانے کے لئے جبر و تشدد کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس سے کوئی دانشمند انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسی وجہ سے مبلغ اعظم سید نا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ جاھدھم بہ جھادا کبیرا۔ کہ اے نبی تو کفار کے ساتھ تلوار سے نہیں، اس قرآن کریم کے ساتھ جہاد کر۔ کیونکہ یہ جہاد ایسا موثر جہاد ہے۔ کہ ... انسان کا ...

بھر جاتا ہے۔ اور انسان کی ایسی عملی اصلاح ہوتی ہے۔ کہ وہ خود اور دیگر لوگ بھی اس کے اندر حیرت انگیز تبدیلی دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ اگر اسلام بزور شمشیر پھیلا ہوتا یا اس کی تعلیم مذہب کو بزور شمشیر پھیلانے کی ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی یہ حکم نہ دیتا کہ اے نبی تو کفار کے ساتھ تلوار سے جہاد کر۔ نعوذ باللہ اگر کوئی شخص اپنے سر پر چمکتی تلوار دیکھ کر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ بھی لیتا ہے اور اس کو ہزاروں دفعہ بلکہ لاکھوں اور کروڑوں دفعہ دہرا لے تو بھی اس میں ہرگز اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب پیدا نہیں ہوتی۔ چہ جائیکہ اس کے اندر نور اور عرفان الٰہی پیدا ہو جو حیات انسانی کا اصل مقصد ہے۔ ایسا انسان اسلام کے لئے ناکارہ ہے۔ اور ہر سچے مومن کا عقیدہ ہے کہ جو مذہب بزور شمشیر پھیلا۔ وہ مذہب بالکل ناقص ہے۔ اور جس کے ساتھ خدائی تائید اور نصرت نہیں ہے۔ ایسا شخص جو اپنے سر پر چمکتی تلوار دیکھ کر کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایمان لایا۔ ایسے شخص کا ایمان لانا اور نہ لانا دونوں برابر ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ جو دل سے کافر ہوں اور زبان سے مومن وہ تو منافق ہیں۔ اور منافقین کے متعلق تو قرآنی فیصلہ یہ ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ اور منافقین کا گروہ اسلام کے لئے معاند کفار کے گروہ سے کچھ کم مضرت رساں تو نہیں۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ وہ اسلام کے سخت ترین دشمن اور وہ اسلام پر بہت بڑا ظلم توڑتے ہیں۔ اور وہ اسلام کے احمق دوست ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلام کا خوبصورت نورانی چہرہ غیر لوگوں کو گھناؤنا اور ڈراؤنا معلوم ہوتا ہے اسلام کی تعلیم اکمل و اتم ہے۔ وہ دنیا کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام نے امن اور جنگ کے متعلق بھی ایسے اصول اور قوانین مقرر کئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر عالمگیر امن کی غیر متزلزل بنیاد ڈالی جا سکتی ہے اسلام کا بزور شمشیر پھیلانا تو درکنار اسلام اگر ضرورت کے وقت جنگ کی اجازت بھی دیتا ہے۔ تو اس اجازت کو ایسی قیود سے مقید کرتا ہے۔ کہ جن کی موجودگی میں وہ تباہی اور خونریزی جو گذشتہ یورپین جنگوں میں ہوئی ایسی خونریزی اور تباہی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسلامی جنگ کی اجازت کو جن قیود سے مقید کیا گیا ہے وہ قیود درج ذیل ہیں ...

(۱) مسلمانوں کو کسی صورت میں مقتولین جنگ کی ہتک کرنے کی اجازت نہیں (مسلم)

(۲) مسلمانوں کو جنگ میں دھوکا بازی کی اجازت نہیں (مسلم) (۳) کسی عورت یا بچے کو نہیں مارنا چاہیئے (مسلم) (۴) پادریوں۔ پنڈتوں اور مذہبی رہنماؤں کو نہیں مارنا چاہیئے (طحاوی) (۵) دوران جنگ میں بڈھے بچے اور عورت کو نہیں مارنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ صلح اور احسان مدنظر رکھا جائے (ابوداؤد) (۶) جب لڑائی کے لئے نکلیں۔ تو ایسی جگہ پڑاؤ مت ڈالیں۔ کہ لوگوں کو تکلیف ہو۔ اور کوچ کے وقت ایسے طور پر نہ چلیں کہ لوگوں کے لئے راستہ چلنا مشکل ہو جائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا سختی سے حکم دیا ہے۔ کہ جو شخص ان باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ جنگ اپنے نفس کے لئے لڑتا ہے۔ نہ کہ خدا کے لئے (ابوداؤد) (۸) لڑائی میں دشمن کے منہ پر زخم نہ لگائیں۔ (مسلم) (۹) لڑائی کے وقت یہ کوشش کی جائے کہ دشمن کو کم از کم نقصان پہنچے (ابوداؤد) (۱۰) جو قیدی گرفتار ہوں ان میں سے اگر کوئی قریبی رشتہ دار ہوں۔ ان کو الگ نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد)

(۱۱) قیدیوں کے آرام کا اپنے آرام سے زیادہ خیال رکھا جائے۔ (ترمذی) (۱۲) غیر ملکی سفیروں کا ادب و احترام کیا جائے۔ اور اگر وہ کوئی غلطی کر بیٹھیں تو چشم پوشی کی جائے۔ (ابوداؤد) (۱۳) جس شخص کے پاس ... کھا جائے ... ہے ... کھلائے ... جو خود کھاتا ہے۔ اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے (بخاری) حضرت ابوبکرؓ نے انہیں احکام کی روشنی میں مزید حکم فرمایا۔ کہ عمارتیں نہ گراؤ۔ پھل دار درختوں وغیرہ کو نہ کاٹو (موطا امام مالک) (باقی)

ممالک غیر سے آئے ہوئے نو مسلمین اور مبلغین کے اعزاز میں دعوت

چنیوٹ ۹ فروری ۱۹۵۵ء :- آج تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے مندرجہ ذیل مبشرین ... سلسلہ عالیہ اور زائرین کرام کے اعزاز میں جو حصول تعلیم دینیہ کی غرض سے ربوہ دار الہجرت میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں دعوت طعام دی گئی۔

(۱) حکیم فضل الرحمٰن صاحب (مبلغ مغربی افریقہ) (۲) شیخ نور احمد صاحب منیر (مبلغ دمشق)
(۳) مولوی محمد صدیق صاحب (مبلغ سیرالیون) (۴) مولوی غلام احمد صاحب (مبلغ عدن)
(۵) ملک محمد شریف صاحب (مجاہد اٹلی) (۶) محترم بجردن زکوتی صاحب (از انڈونیشیا)
(۷) محترم مسٹر عبد الشکور صاحب کنزے (از جرمنی) (۸) محترم السید عبد الحمید ابراہیم صاحب (از مصر)
(۹) محترم رشید احمد صاحب (از امریکہ) (۱۰) عزیز محمد ابراہیم صاحب (۱۱) عزیز محمد علی صاحب (۱۲) عزیز محمد عثمان صاحب (طلباء از چین)

اس تقریب پر متعدد مقامی افسران اور معززین بھی مدعو تھے تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز محمود احمد افریقی طالب علم دہم نے انگریزی زبان میں اور عزیز عبد الشکور اسلم دہم نے عربی زبان میں طلباء کی طرف سے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور انہوں نے ایڈریس کے جواب میں اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر عربی انگریزی اور اردو میں برعایت وقت مناسب نصائح فرمائیں۔ اور اپنے اپنے کام سے متعارف کروایا۔ اس موقع پر محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے ان نامساعد حالات کا بھی ذکر فرمایا جن سے سکول کو یہاں دوچار ہونا پڑا۔ اور جن کی وجہ سے وہ بعض مبلغین مثلاً حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو جو دو سال سے پاکستان واپس آئے ہوئے ہیں سکول میں باقاعدہ طور پر مدعو نہ کر سکے۔ اور مشکل سے اب اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ اپنے مجاہد بھائیوں کی ملاقات سے مشرف ہو سکیں کھانے کے بعد عزیز عبد اللہ عثمان عمر نے جملہ مہمانوں اور دیگر معززین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی تشریف آوری سے نوازا۔ اور طلباء کو نصائح سے محظوظ ہونے کا موقع عطا کیا۔ اس پر یہ مبارک تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

ثواب کا موقعہ

جماعت احمدیہ کے جو دوست صاحبان ربوہ کی تقدیس اور اہمیت کو ملحوظ رکھ کر اس کی تعمیر میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ براہ نوازش اپنے ناموں سے مجھے اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔ تاکہ ان کے فن سے فائدہ اٹھایا جا سکے نیز مطلع فرما دیں۔ کہ وہ تعمیر ربوہ کے سلسلہ میں کیا خدمات سر انجام دے سکتے ہیں (سیکرٹری تعمیر ربوہ ضلع جھنگ)

ملتان میں

الفضل کا تازہ پرچہ اللہ بخش صاحب ایجنٹ الفضل معرفت ملتان کلاتھ ہوس چوک بازار ملتان شہر سے مل سکتا ہے۔ احباب کرام ان سے تعاون فرمائیں :- (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقم	نام و پتہ ذیلستدہ	نمبر کوپن تاریخ
۱۷—۱۰—۰	ذکر اللہ صاحب میانہ پنڈ سیالکوٹ	۱۷۶۲ / ۱۳۔۸۔۴۹
۱۰—۰—۰	علی محمد صاحب ایس۔ڈی۔او گنجیال ضلع کیمل پور	۱۸۲۰ / ۱۴۔۸۔۴۹
۶۰—۰—۰	چوہدری محمد اسحٰق صاحب سحاب کراچی	۵۹۸۵ / ۳۔۹۔۴۹
۳۷—۸—۰	دین محمد صاحب ٹنڈو الہ یار سندھ	۲۹۷۲ / ۱۸۔۱۰۔۴۹
۴۶—۲—۰	غلام محی الدین صاحب فورسٹ سنڈیمن بلوچستان	۲۷۸۶ / ۳۱۔۱۰۔۴۹
۵—۰—۰	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۶۷۶۳ / ۲۲۔۱۰۔۴۹
۴۶—۰—۰	چوہدری علی محمد صاحب چک ۲۹۱/ع ملتان	۲۷۸۸ / ۳۱۔۱۰۔۴۹
۱۵—۰—۰	چوہدری امانت علی صاحب گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	۲۸۳۸ / ۳۱۔۱۰۔۴۹
۸۶—۰—۰	محمد شفیع صاحب انور بی۔اے میانوالی	۲۹۲۶ / ۸۔۱۱۔۴۹

سیکرٹری صاحبان فوری توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل رقوم عرصہ دراز سے مد بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ متعلقہ سیکرٹری صاحبان کو فرداً فرداً بھی بذریعہ چٹھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اخبار میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ اب پھر بذریعہ اعلان تمام سیکرٹریان متعلقہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان رقوم کی تفاصیل سے اطلاع دیں۔ ایک ہفتہ تک جواب نہ آنے کی صورت میں مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جائیں گی۔ نیز آئندہ رقم بھجواتے وقت کوپن پر مزید تفصیل لکھ دیا کریں یا بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کر دیا کریں تاکہ خط و کتابت میں مزید وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ اور رقوم جس غرض کے لئے بھجوائی جاتی ہیں۔ وقت پر اُس کلم آ سکیں۔

(بیت المال)

رقم	نام و پتہ ذیلستدہ	نمبر کوپن تاریخ
۵۹—۷—۰	محمود احمد صاحب پشاور	۴۱۷۲ / ۲۶/۹/۴۹
۶۰—۵—۰	عبد الغفار صاحب سعدی پور بہار	۴۷۰۱ / ۳۔۳۔۴۹
۱۴۸—۰—۰	چوہدری فقیر محمد صاحب ڈی۔ایس پی لاہور حال راولپنڈی	۴۰۴ / ۱۹۔۳۔۴۹
۲۰۰—۰—۰	محمد سرور صاحب دانی مالگزار پڑدہ پوسٹ آفس رائپوری پی	۱۶۵۷۴ / ۱۰۔۴۔۴۹
۱۰۰—۰—۰	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات	۱۶۵۹۴ / ۱۰۔۴۔۴۹
۵۰—۰—۰	محمد حسین صاحب گوٹھ نتھے خان سندھ	۶۳۳۶ / ۱۳۔۴۔۴۹
۳۲—۰—۰	عبد الرشید صاحب سیکرٹری کوہاٹ	۵۹۵۶ / ۱۷۔۴۔۴۹
۸۰—۰—۰	سید محمود عالم صاحب سحاب کنری سندھ	۱۶۶۴ / ۵۔۵۔۴۹
۵۰—۴—۰	عبد الرحیم ٹرنر سیکرٹری جہلم	[illegible] / ۱۰۔۵۔۴۹
۶۰۰—۰—۰	نبی احمد صاحب سحاب چک ۱۴۵ ملتان	۵۱۴۸ / ۲۴۔۵۔۴۹
۱۷۰—۰—۰	عبد القیوم صاحب کالی کٹ	۶۵۲۴ / ۲۹۔۵۔۴۹
۱۳۳۳—۴—۰	ملک عمر احمدین صاحب جانیہ عراق	۳۷۷ / ۵۔۶۔۴۹
۲۸—۰—۰	عبد القادر صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۵۱۳ / ۶۔۶۔۴۹
۹۷—۱—۰	سیٹھ محمد یوسف اللہ دین صاحب سکندر آباد دکن	۷۲۳ / ۲۰۔۶۔۴۹
۱۶۰—۰—۰	عبد الرشید صاحب کوہاٹ	۹۰۹ / ۴۔۷۔۴۹
۱۰۲—۰—۰	محمد حسین صاحب اکونٹنٹ احمد آباد سندھ	۹۱۲ / ۴۔۷۔۴۹
۷۹—۸—۰	ایچ بی خان بھیشنڈ کوئین اینڈ آسٹریلیا	۱۱۔۵ B / ۱۴۔۷۔۴۹
۱۰۵—۰—۰	چوہدری سلطان احمد صاحب ۴۹۱/E.B ملتان	۱۱۶۲ / ۱۸۔۷۔۴۹
۸۰—۰—۰	غلام محمد صاحب چک ۲۷۶ ج ب لائلپور	۱۲۵۶ / ۲۱۔۷۔۴۹
۳۷—۶—۰	حسن محمد صاحب سیکرٹری چاندپورہ ضلع شیخوپورہ	۱۴۴۹ / ۱۔۸۔۴۹
۲۰—۸—۰	چوہدری ہاشم علی صاحب ۵۶ گ ب لائلپور	۱۷۱۸ / ۱۰۔۸۔۴۹

فوری ضرورت

ایسے تجربہ کار انجینئر کی جو ٹریکٹروں کی مشینری کا ماہر ہو۔ اور ٹریکٹروں کے ساتھ استعمال ہونے والے زراعتی آلات سے بھی بخوبی واقف ہو۔ مشینری کی نگرانی اور مرمت کا کام بخوبی کر سکتا ہو۔ سندھ میں کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔ درخواستیں مع ضروری کوائف تجربہ وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں

احمدیہ سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ

دواخانہ خدمتِ خلق

خالص اور مجرب ادویہ

قادیان سے ہجرت کے ایک لمبے عرصہ کے بعد دواخانہ خدمتِ خلق اب پھر ربوہ میں جاری ہو گیا ہے۔ احباب کرام ہر قسم کی ادویہ کارخانہ سے طلب کریں

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

تمام جہان کے لئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری عرصہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ وکالت تجارت کے زیر انتظام یہ ڈائرکٹری دوبارہ تیار کروائی جا رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام تجار و صناع اپنے کاروبار کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس معاملہ میں مستعدی سے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جلد اپنے اور اپنے پڑوس کے دوسرے احمدی تجار کے پتے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التجارۃ: جودھامل بلڈنگ لاہور

اکسیر اٹھرا

حمل گر جاتا ہو۔ بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے قیمت مکمل خوراک بیس ۲۰ روپے

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

درخواستِ دُعا!

عنقریب ہمارا امتحان میٹرک ہونے والا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خورشید احمد زکی و بشیر لطیف احمد

ہائی سکول میرو ملھی

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ ہر روز سلطان کو لاہور سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۱۰-۵ بجے پر چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان۔ منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا قیمت فی شیشی ۸/۲ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے تریاق اٹھرا صنعد لین سرمہ مبارک پر رسالے مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نور الدین رض جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد خدا کی سب سے بڑی رحمت ـ اور ـ نفاق، ہلاکت کی آگ ہے

ہفت روزہ "عروج" جھنگ ۸ فروری کے پرچے میں رقمطراز ہے:-

دنیا میں جو لوگ اپنے جبر و استبداد کے قائم کرنے کے لئے غلط سیاست کے جال بچھاتے ہیں وہ سب سے پہلے دو کام کرتے ہیں۔

ا۔ سیاسی فریب کاریوں کے ذریعے قوم میں پھوٹ تفریق، بغض، عداوت، اختلاف اور باہمی انتقام کے جذبات جنبش پیدا کر کے، قوم کی جمعیت توڑ دیتے ہیں

۲۔ قوم کے ان لوگوں کو جو بیدار دماغ، کارکن اعصاب اور درد دل رکھتے ہوں، اپنی سیاست کی چھپی چالوں کے زہر آلود نوالے کھلا کر اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ تاکہ وہ صرف انہی کے اشاروں پر حرکت کر سکیں اور عوام کے دل و دماغ کو اپنی ملمع شدہ سرگرمیوں سے متاثر کر سکیں۔

قرآن عزیز نے فرعون کے ظلم و عدوان کو اسی قسم کا قرار دیا ہے۔ اسکی سیاست بھی اسی قسم کی تھی

"فرعون نے خدا کی زمین میں بہت سر اٹھایا۔ اور اس کے رہنے والوں میں پھوٹ ڈالکر، انہیں ٹکڑے ٹکڑے اور گروہ گروہ کر دیا۔ وہ ان میں سے ایک کو کمزور رکھتا اور ابھرنے نہ دیتا" (۲۰۔۳)

یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جس شدت کے ساتھ ہمیں شرک سے باز رہنے کی تعلیم دی ہے۔ ٹھیک اسی طرح تفریق، نشقاق، عداوت، اور نفاق سے روکنے کے لئے بھی احکام صادر کئے ہیں۔ اور اعادہ تکرار کر کے، مختلف مثالوں، مختلف طور طریقوں اور مختلف تصریحات سے ہم پر واضح کیا ہے کہ ہماری عزت و سر بلندی "اتحاد" پر مبنی ہے اور ہماری بدبختی و ذلت کا باعث تحزب و تفرق ہے۔

سنت الٰہی بھی یہی ہے کہ جب کوئی بدبخت قوم اپنی معصیت کی وجہ سے اپنے اوپر عذاب الٰہی کی حالت طاری کر لیتی ہے۔ تو اس قوم میں سب سے پہلے باہمی تفرقہ اور اختلاف شروع ہو جاتا ہے "کہہ دے کہ اللہ اس پر قادر ہے کہ وہ تم پر اوپر سے کوئی عذاب نازل کر دے، یا تمہارے قدموں کے نیچے سے ہی اس کا عذاب ظاہر ہو، یا تمہیں نفاق و تحزب میں مبتلا ہو کر مختلف گروہوں - اور جماعتوں میں تقسیم ہو جاؤ - اور آپس میں ایک دوسرے سے لڑ کر خود اپنی ہی تلواروں سے اپنے آپ کو ہلاک کرو" (۶-۶۵) اسی لئے فرمایا:-

"ان لوگوں کی راہ پر مت چلو۔ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا۔ اور ایک امت ہونے کی جگہ مختلف گروہ بن، مختلف فرقوں اور مختلف جماعتوں میں بٹ گئے۔ ہر ایک فرقہ اپنے خیالات کو حق سمجھتا ہے۔ اور اسی قانع اور شاد ہے"۔

اتحاد کو قرآن عزیز نے، قومی زندگی کی سب سے بڑی بنیاد، اور انسان کے لئے اللہ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت قرار دیا ہے۔

"مسلمانو! اللہ کا یہ احسان یاد کرو۔ کہ یہ کیسی عظیم الشان رحمت اور نعمت عظمیٰ ہے کہ جس سے تم سرفراز کئے گئے۔ تمہارا حال یہ تھا کہ تم بالکل بکھرے ہوئے اور ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تم سب کو ملا دیا اور اکٹھا کر دیا۔ پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اب بھائی بھائی ہو گئے"۔ اور "تفریق" کو قرآن عزیز نے "ہلاکت کی آگ" کہا ہے۔ ایسی آگ جس کے دہکتے ہوئے شعلے، قومی زندگی کو آناً فاناً بھسم کر سکتے ہیں:-

"اور تمہارا یہ حال تھا کہ تم آگ کے دہکتے ہوئے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ پر اللہ نے تمہیں بچا لیا"

قرآن عزیز کا اعلان ہے کہ اتحاد اللہ کا فضل ہے:-

"اگر تم زمین کا سارا خزانہ بھی خرچ کر ڈالتے جب بھی ان بکھرے ہوئے دلوں کو محبت و اتحاد کے ساتھ جوڑ نہیں سکتے تھے۔ یہ اللہ ہی کا فضل ہے۔ جس نے تمہارے متفرق دلوں کو اکٹھا کر دیا"

قرآن سنت اور عقل سلیم کے نزدیک قوموں کے تنزل کا باعث، قوموں کے انتشار کا دور ہے۔ یعنی جب کسی قوم کے اتحاد کے پھیپھڑے کو تفریق کی سل کے جراثیم ختم کر دیتے ہیں تو دنیا دیکھتی ہے کہ اس قوم کے اقبال کا جنازہ، ادبار اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتا ہے، عروج ترقی کی مشعلیں تنزل کی آندھیوں سے بجھ رہی ہیں۔ عظمت و حکمت کے خرمن پر محکومی و ذلت کی بجلیاں برس رہی ہیں اور وہ قوم موت کے گڑھے میں گرتی چلی جا رہی ہے۔

جماعتی تفریق کا تخم ایسا تخم ہلاکت ہے۔ جو فی الفور اگتا ہے۔ اور آناً فاناً بربادی کا پھل لا کر۔ پوری قوم کی قوم کو اچانک تباہ کر دیتا ہے

آج خدا کی مصلحتوں، برکتوں اور رحمتوں نے ہندوستان کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو، مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز بنانے کے لئے، پاکستان کی شکل دے دی ہے، اور اب یہ خطہ، مسلمانوں کے قبضہ اقتدار میں آ چکا ہے۔ لیکن اب مشیت الٰہی یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ ہم اس سرزمین میں نوع انسانی کے امن و اتحاد کے لئے اللہ کی عدالت نافذ کرتے ہیں یا فرعون کے ظلم و جور اور ضلالت و طغیان کے سیلاب بہاتے ہیں:-

"پھر ان قوموں کے بعد ہم نے تم کو ان کی عظمت و حکومت کی جگہ دی، تاکہ دیکھیں کہ تمہارے کام کیسے ہوتے ہیں"؟

یاد رکھئے، قوموں کی تدریجی ترقی کے صرف دو دور ہیں۔

(۱) کامل یقین (۲) کامل اتحاد

ہندوستان کے مسلمانوں نے کامل یقین کی منزل طے کر کے پاکستان حاصل کر لیا۔ مسلمانوں کا سچا ارادہ مضبوط عزم، پورا بھروسہ، مکمل یقین اور شاداب اطمینان دیکھ کر توفیق الٰہی نے ان کی دستگیری کی۔ نصرت الٰہی نے ان کا استقبال کیا۔ فتح مبین نے ان کے قدم چومے اور عزت و اقبال مندی نے ان کی راہ میں اپنی آنکھیں بچھائیں ــــ لیکن اب "اتحاد" کی منزل ان کے سامنے ہے ـ اور یہی وہ منزل ہے کہ جب تک ہم اسے طے نہ کر لیں۔ دشمنوں کے نرغے سے نہیں نکل سکتے، فلاکت کی بجلیوں سے نہیں بچ سکتے تاریکیوں اور ظلمتوں کو شکست نہیں دے سکتے اور رحمت الٰہی کی نورانی مشعلوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔

حصول پاکستان کے لئے مسلمانوں نے اپنی پہلی منزل (کامل یقین) مسلم لیگ کے کاروان کی شکل میں طے کی، لیکن اب جب دوسری منزل "اتحاد" کے لئے مسلم لیگ کا قافلہ پھر آگے روانہ ہو رہا ہے۔ تو اب کئی مسلمان کشمکش اور تذبذب کے دلدل میں ڈوبتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کشتی نے انہیں پہلے ساحل مقصود پر پہنچا دیا۔ اب اس کشتی میں سوار ہونے سے وہ گریز کر رہے ہیں۔ جس نسخہ سیاست سے وہ پہلے قومی زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اب اس نسخے کو وہ دوبارہ استعمال کرنے پر تیار نہیں ہیں، وہ سوچ رہے ہیں کہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں یا ان قافلوں کے پیچھے دوڑیں جو مسلمانوں کی قومی قوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف راستوں پر بکھیر رہے ہیں۔

موجودہ منزل فیصلہ کن منزل ہے۔ اسلئے ہر وہ مسلمان جس کے سر پر پاکستان کے تاروں بھرے آسمان نے چھاؤں کی، اور جس نے پاکستان کی فضا میں آزادی کا سانس لیا "مسلم لیگ" کے کاروان کا ساتھ دینے کے لئے کمر ہمت باندھے۔ اصل منزل اب شروع ہو رہی ہے ـ یاد رکھئے اگر آپ اتفاق کے میدان میں، اجتماعی قوت کے میدان میں۔ جماعتی اتحاد کے میدان میں کامیابی حاصل کر لیں گے۔ تو پھر دنیا کی کوئی طاقت آپ کو شکست نہیں دے سکے گی۔ آسمان کی تمام بجلیاں ملکر اور ہمالہ کی تمام چٹانیں ایک صف بن کر بھی آپ کے متحدہ مقصد کی کامرانی کو نہیں روک سکیں گی۔ لیکن اگر آپ نے اتحاد کی رسی چھوڑ دی تو برکات کے تمام دروازے اسی وقت آپ پر بند ہو جائیں گے ....

... مسلمان ملکوں پر ہر آفت تفریق کی وجہ سے آئی۔ ترکی کے یورپی علاقے۔ اس کے ہاتھ سے اسی وجہ سے نکلے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت اسی وجہ سے ختم ہوئی۔ طونس الجیریا پر صرف نفاق کی بجلی گری۔ مصر کی آزادی کا گلا صرف باہمی اختلاف نے گھونٹا۔ مراکش اور طرابلس کو دوردستان سے لوٹا ایران کے ٹکڑے تفریق کی تلوار نے کئے۔ اور عرب کے اطراف و جوانب میں انگریزوں کی گرفت مسلمانوں کی فرقہ بندی کی وجہ سے مضبوط ہوئی......

ہندوستان میں "مسلم لیگ" نے مسلمانوں میں نئی روح پھونک کر انہیں حصول پاکستان کے قابل بنایا ــ ـ اب صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی دو دھار اور مستقل جماعت ہے۔ جس کی شاخیں پاکستان کے ہر شہر۔ ہر گاؤں میں قوم کی صحیح معنوں میں شیرازہ بندی کر سکتی ہیں۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ ہماری موجودہ قومی حالت خراب ضرور ہے۔ لیکن لاعلاج نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض گروہ لاتفرقوا کا سبق بھول کر سیاست کی غلط راہوں پر گامزن ہو رہے ہیں۔ لیکن عوام اب بھی بتدریج اسی جماعت کے اسلامی جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کو "واعتصموا" کا پیغام سنا کر اجتماعی جد و جہد کے چراغ روشن کر رہی ہے

وہ لوگ جو قوم میں تفریق و عداوت پیدا کر کے اپنی سیاسی فریب کاریوں کا تاریک سائبان مسلمانوں کے سروں پر پھیلانا چاہتے ہیں وہ ملک اور قوم و ملت کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ان سے مسلمانوں کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیئے

عزت مآب سردار عبد الرب نشتر نے، اسی قسم کے سیاسی کارکنوں کی سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے جھنگ میں یہ اعلان فرمایا کہ:-

"وہ سیاسی کارکن جو مہاجرین کو اپنا آلہ کار بنانے کی خاطر گمراہ کر رہے ہیں اور اس طرح قوم میں تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ وہ فی الحقیقت مہاجرین کے ٹوٹے ہوئے دلوں اور ملت کے خونچکاں زخموں پر چھریاں چلا رہے ہیں۔ اور پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں"۔

عوام کو اس قسم کے تخریبی گروہوں سے الگ رہ کر مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ عوامی طاقت کا پانی، نفاق کے بیج کو نہ ملے یاد رکھیئے کہ اگر بیج کو باہر سے پانی مہیا نہ کیا جائے تو زمین کی اندرونی رطوبتوں سے پرورش پا کر وہ کبھی تناور درخت نہیں بن سکتا۔ بلکہ سڑ کر نابود ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تخریبی گروہ کے نفاق کے بیج کو اگر عوامی طاقت کا پانی نہ ملے تو ناممکن ہے کہ وہ بیج اُگ سکے اور قوم کے لئے تباہی کا پھل لا سکے۔